بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

چند اصطلاحات کی تشریح

فرض فرض وہ کام ہے جس کے کرنے کا حکم اللہ تعالےٰ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہو۔ اُس کام کا کرنا لازمی ہوتا ہے اور اس کا ترک گناہ ہوتا ہے۔

نوٹ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت عین اللہ تعالےٰ کی اطاعت ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ (النساء ۔ ۸۰) جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ ہی کی اطاعت کی ۔

لہٰذا اللہ تعالےٰ کے حکم میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں کوئی فرق نہیں ۔ دونوں یکساں طور پر فرض ہیں ۔

سنّت سنّت وہ کام ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو اور کبھی نہ چھوڑا ہو۔ اس کام کا کرنا بھی فرض یعنی لازمی ہوتا ہے اگرچہ عام اصطلاح میں اس کو فرض کہا نہیں جاتا۔ حکم کی بنا ء پر جو کام لازمی ہوتا ہے اُسے عام اصطلاح

میں فرض کہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی بنا ء پر جو کام لازمی ہوتا ہے اُسے عام اصطلاح میں سنّت کہتے ہیں۔ ناموں کی اس تفریق سے لوگوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سنّت لازمی نہیں ہوتی بلکہ اختیاری یعنی نفل ہوتی ہے اور یہ بالکل غلط نتیجہ ہے۔ اس نتیجہ نے سنّت کی اہمیت کو ختم کر دیا اور لوگ گمراہی میں مبتلا ہو گئے۔

سنت پر عمل کرنا فرض یعنی لازمی ہوتا ہے۔ اس کو ہم نے اسی کتابچہ کے صفحہ ۱۸ تا ۲۰ پر ثابت کیا ہے۔

سنّت کا ترک گناہ ہوتا ہے۔ اس کو ہم نے اپنے کتابچہ "ترک سنّت گناہ ہے" میں ثابت کیا ہے۔

نفل | نفل وہ کام ہے جو نہ فرض ہو نہ سنّت۔ اس کام کا کرنا لازمی نہیں ہوتا بلکہ اختیاری ہوتا ہے۔ نفل پر عمل کرنے سے ثواب ملتا ہے، نفل کو ترک کرنے سے گناہ نہیں ہوتا۔

اگر کسی نفل کام کی قرآن مجید یا حدیث شریف میں کوئی خاص فضیلت وارد ہو یا کسی نفل کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی کیا ہو یا کبھی کر کے بعد میں کسی مصلحت سے چھوڑ دیا ہو تو اس کام کو عموماً "مستحب" کہتے ہیں۔

نوٹ :۔ نفل کام صرف اسی حالت میں کار ثواب ہے جبکہ اس کا ثبوت قرآن مجید یا حدیث نبوی میں ملتا ہو۔ اگر کسی نفل کام کا ثبوت نہ قرآن مجید میں ہو نہ حدیث نبوی میں تو وہ کام بدعت ہوگا اور اس کا کرنا گمراہی ہوگا۔ اس سلسلہ میں تفصیل کے لئے ہمارا کتابچہ "بدعت" ملاحظہ فرمائیں۔

واجب | واجب اور فرض میں کوئی فرق نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ	جب مرد عورت کی چاروں شاخوں کے درمیان
ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ	بیٹھ جائے پھر اس کے ساتھ کوشش کرے

صحیح بخاری کتاب الغسل باب اذا التقی — تو غسل واجب ہوگیا۔

اس حدیث میں لفظ "واجب" استعمال ہوا ہے اور یہ یقیناً "فرض" کے قائم مقام ہے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔

نوٹ :۔ احناف نے فرض اور واجب میں فرق کیا ہے۔ یہ ان کی اپنی ایجاد کردہ اصطلاح ہے جس کا قرآن مجید یا حدیث نبوی سے کوئی ثبوت نہیں۔

قرینۂ صارفہ | "قرینہ" اُس بات کو کہتے ہیں جو کسی کلام کی اصل منشار کی طرف رہنمائی کرے۔

"صارفہ" پھیرنے والی کو کہتے ہیں۔

"قرینۂ صارفہ کے معنیٰ ہیں : "پھیرنے والی بات"

قرینۂ صارفہ سے اصطلاحًا وہ بات مراد ہوتی ہے جو کسی حکم کی فرضیت کو استحباب کی طرف پھیر دے یعنی "قرینۂ صارفہ" وہ بات ہے جس سے حکم دینے والے کی منشار ظاہر ہو جائے کہ وہ اس حکم کو فرض قرار نہیں دے رہا ہے بلکہ صرف اس کی فضیلت بیان کر رہا ہے یا اس کی اجازت دے رہا ہے۔ مثلاً

(۱) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا (المآئدۃ - ۹۶)	اور (اے ایمان والو) تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا ہے جب تک تم احرام کی حالت میں رہو۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ (المآئدۃ - ۱)	(اے ایمان والو) جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھنا۔

اسی آیت میں آگے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :۔

وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا (المآئدۃ - ۱)	اور (اے ایمان والو) جب تم احرام اتار دو تو شکار کیا کرو۔

اس آیت میں حکم ہے کہ احرام اتارنے کے بعد شکار کرو۔ اس حکم سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ احرام اتارنے کے بعد شکار کرنا فرض ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ حالتِ احرام میں شکار کی جو بندش تھی اس حکم سے اس بندش کو ختم کیا جا رہا ہے یعنی یہ حکم اس بات کی اجازت ہے کہ اب شکار کر سکتے ہو۔ پہلے جو بندش تھی وہی اس حکم کو فرضیت سے اجازت کی طرف پھیر رہی ہے یعنی حالتِ احرام میں شکار کی بندش "قرینۂ صارفہ" ہے جو احرام اتارنے کے بعد شکار کرنے کے حکم کی فرضیت کو اجازت کی طرف پھیر رہا ہے یعنی احرام اتارنے کے بعد شکار کرنے کے حکم سے شکار کرنے کی اجازت مراد ہے نہ کہ شکار کی فرضیت۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

صَلُّوْا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً	نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھو (تین مرتبہ آپ نے اس کلمہ کو دہرایا پھر) اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ کہیں لوگ اس کو سنت نہ بنالیں تیسری مرتبہ میں آپ نے یہ بھی فرمایا: جو (پڑھنا) چاہے۔
(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ قبل المغرب جزء ۲ صفحہ ۴۲)	

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کا تین مرتبہ حکم دیا۔ کیونکہ حکم کی تعمیل فرض ہوتی ہے لہذا آپ نے اپنے حکم کی فرضیت کو استحباب کی طرف پھیرنے کے لئے فرمایا : "جو چاہے"۔ یہ الفاظ "جو چاہے" اس بات پر قرینہ ہیں کہ حکم سے مراد آپ کی استحباب بتانا تھا نہ کہ فرض کرنا گویا یہ الفاظ "جو چاہے" قرینۂ صارفہ ہیں جو اس نماز کے وجوب کو ساقط کر کے اس کے استحباب کو ثابت کر رہے ہیں۔

واضح ہو کہ اس حدیث میں سنّت کا لفظ فرض کے قائم مقام واقع ہوا ہے جس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز کو سنّت یعنی لازمی نہیں بنانا چاہتے تھے لہذا آپ نے "لِمَنْ شَاءَ" فرما کر اس کی فرضیت کو استحباب کی طرف پھیر دیا۔

فرض کن الفاظ سے ہوتا ہے

فرض کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف الفاظ استعمال فرمائے ہیں:۔

(۱) کتاب یا کتابت یا ان کے ماضی، مضارع وغیرہ: مثلاً كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (البقرۃ - ۱۸۳) تم پر روزے فرض کر دیے گئے۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ (البقرۃ - ۱۷۸) تم پر قصاص فرض کر دیا گیا۔

(۲) فرض یا فریضۃ یا ان کے ماضی، مضارع وغیرہ: مثلاً فَرِيضَةً مِّنَ اللّٰهِ (النساء - ۱۱) (ورثہ میں تمام وارثوں کے حصے) اللہ کی طرف سے فرض ہیں۔ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقۃ الفطر جزء ۲ صفحہ ۱۶۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ الفطر کو فرض کر دیا۔

(۳) امر یا اس کے ماضی، مضارع وغیرہ: مثلاً اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ (یوسف - ۴۰) اللہ نے حکم دیا ہے کہ کسی کی عبادت نہ کرو سوائے اُس کے۔ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ اَنْ نُّلْقِيَ الْحُمُرَ الْاَهْلِيَّةَ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ خیبر جزء ۵ صفحہ ۱۷۴) خیبر کی لڑائی میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ شہری گدھوں (کے گوشت) کو الٹ دیں۔ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب السجود علی الانف جزء اول صفحہ ۲۰۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔

(۴) کسی بھی فعل کا صیغہ امر: مثلاً وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (النور - ۵۶) نماز قائم کرو، وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (الاحزاب - ۷۰) سچی بات کہو، قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرۃ - ۸۳) لوگوں سے اچھی بات کہو (یعنی نرمی سے بات

کرو)، قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا (البقرۃ - ۱۳۶) (اے ایمان والو)
کہو کہ ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لائے، فَوَلُّوْا
وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ (البقرۃ - ۱۴۴) مسجد الحرام کی طرف منہ کرو، وَلْتَکُنْ
مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ (اٰل عمران - ۱۰۴) اور (اے ایمان
والو) تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو خیر کی دعوت دے، اِذَا قَالَ
الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ (صحیح
بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل اللّٰھم ربنا ولک الحمد جزء اول ص۱۰۲) رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم کہو اَللّٰھُمَّ
رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ۔